دار الإفتاء

غیر موجود سامان دکھا کر آن لائن کاروبار کرنا!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

۱:- آج کل احباب آن لائن کپڑے کے سوٹ واٹس ایپ پر ریٹ لگا کر بیچ رہے ہیں، لیکن ان کے پاس موجود نہیں ہے، آرڈر پر منگوا کر دیتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ اگر نہیں تو از راہِ کرم اس طرح سے بیچنے کا درست طریقہ بھی بتلا دیں۔

۲:- آن لائن تصویر دکھانا کسی چیز کا نمونہ دکھانے کی طرح ہے یا نہیں؟

۳:- نیز یہ کہ آن لائن تصویر دیکھنے کے بعد خرید کردہ چیز بیان کی گئی اور دکھائی گئی صفات کے مطابق نہ ہوئی تو کیا خریدار کو خیارِ رؤیت حاصل ہوگا؟ شکریہ　　　　مستفتی: عبداللہ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

❶:- آن لائن کاروبار میں اگر ''مبیع'' (جو چیز فروخت کی جا رہی ہو) بائع (بیچنے والے) کی ملکیت میں موجود ہو اور تصویر دکھلا کر سودا کیا جا رہا ہو تو ایسی صورت میں بھی آن لائن خریداری شرعاً درست ہوگی، لیکن اگر مبیع بیچنے والے کی ملکیت میں نہیں ہے اور وہ محض اشتہار، تصویر دکھلا کر کسی کو وہ سامان فروخت کرتا ہو (یعنی سودا کرتے وقت یوں کہے کہ: ''فلاں چیز میں نے آپ کو اتنے میں بیچی''، وغیرہ) اور بعد میں وہ سامان کسی اور دکان، اسٹور وغیرہ سے خرید کر دیتا ہو تو یہ صورت بائع کی ملکیت میں ''مبیع'' موجود نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ جو چیز فروخت کرنا مقصود ہو وہ بائع کی ملکیت یا وکیل کے قبضے میں ہونا شرعاً ضروری ہوتا ہے۔

اس کے جواز کی صورتیں درج ذیل ہیں:

۱:- بائع مال پہنچنے سے پہلے بیع نہ کرے، بلکہ وعدۂ بیع کرے، بیع مال پہنچنے کے بعد کرے اور بائع مشتری سے یہ کہہ دے کہ یہ چیز اگر آپ مجھ سے خریدیں گے تو میں آپ کو اتنے کی دوں گا۔

۲:- آن لائن کام کرنے والا فرد یا کمپنی ایک فرد (مشتری) سے آرڈر لے اور مطلوبہ چیز کسی دوسرے فرد یا کمپنی سے لے کر خریدار تک پہنچائے اور اس عمل کی اُجرت مقرر کر کے لے تو یہ بھی جائز ہے، یعنی بجائے اشیاء کی خرید وفروخت کے بروکری کی اُجرت مقرر کر کے یہ معاملہ کرے۔

۳:- جہاں سے مال خریدا ہے، وہاں کسی کو یا مال بردار کمپنی کو مال پر قبضہ کا وکیل بنادے، اس کے قبضے کے بعد بیع جائز ہے۔ البتہ جواز کی ہر صورت میں خریدار کو مطلوبہ چیز ملنے کے بعد خیارِ رؤیت حاصل ہوگا، یعنی جب ''مبیع'' خریدار کو مل جائے تو دیکھنے کے بعد اس کی مطلوبہ شرائط کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں اُسے واپس کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے:

''عن ابن عباسؓ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ''من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه''، قال ابن عباسؓ: وأحسب كل شيء مثله.''

(الصحیح لمسلم، رقم الحدیث: ۱۵۲۵)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب کوئی کھانے کی چیز خریدے تو اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس پر مکمل قبضہ نہ کرلے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔''

''فتح القدير'' میں ہے:

''ومن اشترى شيئا مما ينقل ويحول لم يجز له بيعه حتى يقبضه، لأنه عليه الصلاة والسلام نهى عن بيع ما لم يقبض ولأن فيه غرر انفساخ العقد على اعتبار الهلاك... ثم علل الحديث (لأن فيه غرر انفساخ العقد) الأول (على اعتبار هلاك المبيع) قبل القبض فيتبين حينئذٍ أنه باع ملك الغير بغير إذنه وذٰلك مفسد للعقد، وفي الصحاح أنه صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الغرر.''

(فتح القدیر لابن ہمام، ج:۶، ص:۵۱۰-۵۱۲)

❷، ❸:- آن لائن خرید وفروخت کرتے ہوئے ''مبیع'' کی تصویر دکھانا بعینہٖ نمونہ دکھانے کی طرح نہیں ہے، کیونکہ تصویر کسی شئے کی مثل تو ہے، عین نہیں ہے اور مثل' عین کا غیر ہے، لہٰذا حقیقتاً مبیع

دیکھ لینے کے بعد خریدار کو خیارِ رؤیت حاصل ہوگا۔ اس کی نظیر یہ ہے:

’’(لا) تحرم (المنظور إلی فرجها الداخل) إذا رآه (من مرآة أو ماء) لأن المرئي مثاله (بالانعكاس) لا هو. (قوله: لأن المرئي مثاله إلخ) يشير إلی ما في الفتح من الفرق بين الرؤية من الزجاج والمرآة، وبين الرؤية في الماء، ومن الماء حيث قال: كأن العلة والله سبحانه وتعالی أعلم أن المرئي في المرآة مثاله لا هو وبهٰذا عللوا الحنثَ فيما إذا حلف لا ينظر إلی وجه فلان، فنظره في المرآة أو الماء وعلی هٰذا فالتحريم به من وراء الزجاج، بناء علی نفوذ البصر منه فيری نفس المرئي بخلاف المرآة، ومن الماء، وهٰذا ينفي كون الإبصار من المرآة والماء بواسطة انعكاس الأشعة، وإلا لرآه بعينه بل بانطباع مثل الصورة فيهما، بخلاف المرئي في الماء؛ لأن البصر ينفذ فيه إذا كان صافيا فيری نفس ما فيه، وإن كان لا يراه علی الوجه الذي هو عليه، ولهٰذا كان له الخيار إذا اشتری سمكة رآها في ماء بحيث تؤخذ منه بلا حيلة. اهـ. وبه يظهر فائدة قول الشارح مثاله، لكنه لا يناسب قول المصنف تبعا للدرر بالانعكاس، ولهٰذا قال في الفتح وهٰذا ينفي إلخ، وقد يجاب بأنه ليس مراد المصنف بالانعكاس البناء علی القول بأن الشعاع الخارج من الحدقة الواقع علی سطح الصقيل كالمرآة والماء ينعكس من سطح الصقيل إلی المرئي، حتی يلزم أنه يكون المرئي حينئذ حقيقته لا مثاله، وإنما أراد به انعكاس نفس المرئي، وهو المراد بالمثال فيكون مبنيا علی القول الآخر ويعبرون عنه بالانطباع، وهو أن المقابل للصقيل تنطبع صورته، ومثاله فيه لا عينه، ويدل عليه تعبير قاضي خان بقوله؛ لأنه لم ير فرجها، وإنما رأی عكس فرجها، فافهم.‘‘

(فتاویٰ شامی، ج:۳،ص:۳۴، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ط:سعید)

الجواب صحیح
ابوبکرسعید الرحمٰن

الجواب صحیح
محمد انعام الحق

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف

فقط واللہ اعلم
کتبہ
محمد حذیفہ رحمانی
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

.....❁.....❁.....❁.....